اِن سے ملیے

منوہر ورما



ان سے ملیے

مصنف: منوہر ورما

مترجم: طلعت عثمانی



قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان، نئی دہلی

وزارت ترقی انسانی وسائل، حکومت ہند

فروغ اردو بھون، FC-33/9، انسٹی ٹیوشنل ایریا، جسولہ، نئی دہلی۔ 110025

پہلی اشاعت	:	1977
چوتھی طباعت	:	2011
تعداد	:	2100
قیمت	:	-/12 روپے
سلسلۂ مطبوعات	:	826

Inse Miliye

by

Manohar Verma

ISBN :978-81-7587-712-2

ناشر: ڈائرکٹر، قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان، فروغ اردو بھون، FC-33/9،
انسٹی ٹیوشنل ایریا، جسولہ، نئی دہلی 110025، فون نمبر: 49539000، فیکس: 49539099
شعبۂ فروخت: ویسٹ بلاک-8، آر۔ کے۔ پورم، نئی دہلی-110066 فون نمبر: 26109746،
فیکس: 26108159 ای۔ میل: urducouncil@gmail.com، ویب سائٹ:
www.urducouncil.nic.in
طابع: ایس نارائن اینڈ سنز، بی-88، اوکھلا انڈسٹریل ایریا فیز-II، نئی دہلی-110020
اس کتاب کی چھپائی میں 70GSM, TNPL Maplitho(Top) کاغذ استعمال کیا گیا ہے۔

پیش لفظ

پیارے بچو! علم حاصل کرنا وہ عمل ہے جس سے اچھے برے کی تمیز آ جاتی ہے۔ اس سے کردار بنتا ہے، شعور بیدار ہوتا ہے، ذہن کو وسعت ملتی ہے اور سوچ میں نکھار آ جاتا ہے۔ یہ سب وہ چیزیں ہیں جو زندگی میں کامیابیوں اور کامرانیوں کی ضامن ہیں۔

بچو! ہماری کتابوں کا مقصد تمھارے دل و دماغ کو روشن کرنا اور ان چھوٹی چھوٹی کتابوں سے تم تک نئے علوم کی روشنی پہنچانا ہے، نئی نئی سائنسی ایجادات، دنیا کی بزرگ شخصیات کا تعارف کرانا ہے۔ اس کے علاوہ وہ کچھ اچھی اچھی کہانیاں تم تک پہنچانا ہے جو دلچسپ بھی ہوں اور جن سے تم زندگی کی بصیرت بھی حاصل کر سکو۔

علم کی یہ روشنی تمھارے دلوں تک صرف تمھاری اپنی زبان میں یعنی تمھاری مادری زبان میں سب سے موثر ڈھنگ سے پہنچ سکتی ہے اس لیے یاد رکھو کہ اگر اپنی مادری زبان اردو کو زندہ رکھنا ہے تو زیادہ سے زیادہ اردو کتابیں خود بھی پڑھو اور اپنے دوستوں کو بھی پڑھواؤ۔ اس طرح اردو زبان کو سنوارنے اور نکھارنے میں تم ہمارا ہاتھ بٹا سکو گے۔

قومی اردو کونسل نے یہ بیڑا اٹھایا ہے کہ اپنے پیارے بچوں کے علم میں اضافہ کرنے کے لیے نئی نئی اور دیدہ زیب کتابیں شائع کرتی رہے جن کو پڑھ کر ہمارے پیارے بچوں کا مستقبل تابناک بنے اور وہ بزرگوں کی ذہنی کاوشوں سے بھرپور استفادہ کر سکیں۔ ادب کسی بھی زبان کا ہو، اس کا مطالعہ زندگی کو بہتر طور پر سمجھنے میں مدد دیتا ہے۔

ڈاکٹر محمد حمید اللہ بھٹ
ڈائرکٹر

فہرست



بہت بڑا ہے جس کا دِل

زراف

"زراف چچا آداب"
"آداب، خرگوش بھائی، بہت دن بعد ملے۔ کیسے ہو؟"
"ٹھیک ہوں چچا، ایسے ہی ملنے چلا آیا"
"اچھا، تو بتاؤ تمھاری کیا خاطر کی جائے؟ تم ہری گھاس کھاتے ہو اور میں گھاس تک جھک نہیں پاتا۔ کہو تو کچھ پھول پتے توڑ لاؤں؟"
"نہیں نہیں زراف چچا، آپ تکلیف نہ کریں، میں کھا پی کر گھر سے چلا تھا۔ آپ اگر مہربانی فرما کر تھوڑی دیر ٹہلنا بند کر دیں تو..."
"تو کیا؟ خرگوش بھائی"
"میں آپ کا انٹرویو لے لوں۔ میرا مطلب ہے کہ آپ کے بارے میں آپ سے کچھ سوال پوچھوں"
"اچھا اچھا..." زراف ہنستے ہوئے بولا "میں کوئی بہت بڑا

جانور ہو گیا ہوں کیا؟ خرگوش بھائی۔"

"کیوں نہیں چچا؟ آپ تنزانیہ کے قومی جانور ہیں۔ کیا یہ فخر کی بات نہیں؟ آزاد ہوتے ہی تنزانیہ نے اپنے پہلے ڈاک ٹکٹ پر آپ ہی کی تصویر چھاپی۔ چچا یہ بات ٹھیک ہے نا!"

"اچھا بابا تم کہتے ہو تو مان لیتا ہوں۔ پوچھو، کیا پوچھنا ہے؟"

"زراف چچا، یہ بتائیے کہ دُنیا کے سب سے اُونچے چوپایہ آپ ہیں یا اُونٹ؟"

"عام طور پر لوگ اُونٹ کو سب سے اُونچا چوپایہ مانتے ہیں۔ لیکن یہ غلط ہے۔"

"اُونٹ کی اُونچائی تو بارہ تیرہ فٹ کے قریب ہوتی ہے، زراف چچا۔ اور آپ لوگوں کی؟"

"فیتہ لے کر ناپ لو۔"

"آپ تو مذاق کرنے لگے چچا۔ کہاں میں چھوٹا سا خرگوش اور کہاں آپ ....؟"

"اٹھارہ فٹ اُونچے زراف۔" زراف نے بات پوری کرتے ہوئے کہا۔ "عام طور پر ہماری اُونچائی اٹھارہ فٹ ہوتی ہے، خرگوش بھائی، لیکن افریقہ میں ہماری ایک نسل ایسی ہے جس میں اُنیس فٹ تک کی اُونچائی کے زراف بھی ہوتے ہیں۔"

"اپنے رہنے کے لیے آپ لوگ کیسی جگہ پسند کرتے ہیں، چچا؟"



"جہاں اُونچے اُونچے پیڑ ہوں تاکہ پیڑوں کی پتّیاں توڑ کر کھا سکیں۔"

"کیا یہ صحیح ہے چچا کہ آپ لوگ جنگلوں میں جھنڈ بنا کر گھومتے ہیں؟"

"کبھی کبھی تو سَو سے بھی زیادہ زراف ایک جھنڈ میں ہوتے ہیں۔"

"پھر تو آپ کسی بھی دشمن کے چھکّے چھڑا دیتے ہوں گے، زراف چچا؟"

"نہیں، خرگوش بھائی، ہماری قوم بہت امن پسند ہے، ہم کسی سے لڑتے جھگڑتے نہیں۔" زراف نے کہا۔

"نہیں چچا، میں تو یہ پوچھتا ہوں کہ جنگل میں رہتے ہوئے کبھی کوئی خطرناک جانور آپ پر حملہ کر دے تب؟"

"پہلی بات تو یہ ہے، خرگوش بھائی کہ ہم کسی کو نقصان نہیں پہنچاتے۔ پھر کوئی ہم پر حملہ کیوں کرے گا؟ دوسرا، تمھیں شاید معلوم نہیں کہ اِس لمبے اُونچے ڈیل ڈول کے باوجود دو جانور ایسے ہیں جن کا وزن ہم سے زیادہ ہے۔"

"کیا مطلب؟ میں سمجھا نہیں چچا؟"

"مطلب یہ کہ ہمارا وزن گینڈے کے وزن کے برابر ہوتا ہے، یعنی تقریباً دو ٹن۔ اِس لیے بے چارے چھوٹے موٹے جانور تو ہم پر حملہ کرنے کی ہمّت نہیں کرتے۔"

"جنگل کا راجا شیر تو کر سکتا ہے، چچا؟"

"ہاں، کبھی کبھی تو شیر حملہ ضرور کر دیتا ہے. لیکن سچ پُوچھو تو وہ بھی ہم سے گھبراتا ہے۔"

"کس بات سے گھبراتا ہے، چچا؟"

"ہماری دولتّی سے! ہماری لمبی لمبی ٹانگیں اور پاؤں کے نیچے یہ کُھر دیکھے ہیں تم نے؟ شیر کے جبڑے پر ایک لات پڑ جائے تو اُس کی بتّیسی باہر آجاتی ہے۔"

"کیا یہ سچ ہے چچا؟" خرگوش نے بڑی حیرانی کے ساتھ پُوچھا۔

"تو کیا میں کوئی شیخی بگھار رہا ہوں؟"

"اچھا چچا، جیسے اپنی لمبی ٹانگوں کی وجہ سے اُونٹ ریگستان میں خوب تیز بھاگ لیتا ہے...."

"ہم بھی بھاگ سکتے ہیں۔"

"ایک بات بتاؤ چچا، آپ نے شروع میں کہا تھا کہ آپ گھاس نہیں کھا سکتے، ایسا کیوں ہے؟"

"ارے خرگوش بھائی! ذرا دھیان سے دیکھو. میری اگلی ٹانگیں کتنی لمبی ہیں۔ ٹھیک گردن تک ہیں۔ اِسی لیے نیچے جُھکنے میں تکلیف ہوتی ہے۔ ہاں اگلی ٹانگوں کو موڑ کر البتّہ نیچے کو جُھکا جا سکتا ہے۔"

"تو پھر آپ پانی کیسے پیتے ہیں چچا؟" خرگوش نے حیرت سے پُوچھا۔

"یوں تو ہم بھی اُونٹ کی طرح پانی پیے بغیر رہ سکتے ہیں، لیکن ہم اُونٹ کی طرح اپنے پیٹ میں پانی جمع نہیں کر سکتے۔"

"پانی پیے بغیر آپ کتنے دن تک زندہ رہ سکتے ہیں؟"

"زیادہ سے زیادہ ایک ہفتے تک۔ ویسے جب بھی پانی پینا ہوتا ہے، کسی ندی، نالے یا تالاب پر اپنی اگلی ٹانگوں کو چوڑائی میں پھیلا کر اپنی لمبی گردن کو نیچے جُھکا کر پانی پی لیتے ہیں۔"

"زراف چچا، کیا آپ اُونٹ کی طرح لمبا سفر بھی کر سکتے ہیں؟"

"نہیں خرگوش بھائی۔ نہ تو ہم اُونٹ کی طرح لمبا سفر کر سکتے ہیں، اور نہ ہاتھی کی طرح بوجھ ڈھونے کا کام کر پاتے ہیں۔ ہاں، اِن دونوں سے ہماری نظر البتہ تیز ہوتی ہے۔"

"آپ کے چھوٹے سے سر پر کانوں کے پاس، یہ دو سینگ سے کیا ہیں چچا؟"

"ہاں یہ سینگ ہمارے بالوں میں چُھپے رہتے ہیں۔"

"کیا آپ نیند کے لیے نرم زمین پر لیٹنا پسند کرتے ہیں زراف چچا؟"

"خرگوش بھائی، ہم لیٹتے کہاں ہیں۔ اگر لیٹ جائیں تو اِس بھاری بدن کو لے کر اُٹھنا مشکل ہو جائے۔ اِس لیے ہم کھڑے کھڑے ہی نیند لیتے ہیں۔ ویسے ہمیں سُوکھی اور سخت زمین بہت پسند ہے۔ کیچڑ یا دلدل سے ہم دُور رہتے ہیں۔"

"چچا آپ کی یہ لمبی لمبی ٹانگیں.... اِس پر بھاری بدن، پھر لمبی گردن اور چھوٹا سا مُنہ۔"

"کیا کہنا چاہتے ہو خرگوش بھائی....؟"

"یہی زراف چچا کہ آپ کا جسم اِتنا بڑا اور مُنہ کتنا چھوٹا ہے۔"

"ہاں بھئی، اور وہ بھی کسی کام کا نہیں۔ نہ تو ہم کسی کو کاٹ سکتے ہیں اور نہ پیڑ کی موٹی ٹہنی ہی توڑ سکتے ہیں۔"

"اور کوئی خاص بات چچا، جو آپ بتانا چاہیں؟"

"تمھیں تین باتیں ایسی بتانا چاہتا ہوں جو تم نہیں جانتے۔"

"وہ کیا باتیں ہیں زراف چچا؟"

"پہلی تو یہ ہے کہ چوپایوں میں شاید سب سے بڑا دل ہمارا ہوتا ہے۔ بڑا ہی نہیں بلکہ مضبوط بھی ہوتا ہے۔ ہمارا سر دل سے بارہ فٹ اُونچا ہوتا ہے، خرگوش بھائی۔ بڑا ہونے کے ساتھ ساتھ یہ طاقتور بھی ہے، جبھی تو ہمارے دل سے خون سر تک پہنچ جاتا ہے۔"

"اور دوسری بات....؟"

"وہ یہ کہ جنوبی افریقہ میں ایک خاص قسم کی بیری پیدا ہوتی ہے۔ پکی بیری ہم خوب کھاتے ہیں۔ اس کے کھانے سے نشہ سا آجاتا ہے۔ پاؤں تک ڈگمگانے لگتے ہیں۔"

"سچ مچ چچا، یہ تو واقعی نئی بات معلوم ہوئی۔"

"تیسری بات یہ ہے، خرگوش بھائی، کہ سفید دھاری سے گھرے پیلے چوکور دھبّے والے زراف اکثر خاموش رہتے ہیں، بالکل چپ شاہ کی طرح۔ اسی لیے یہ سمجھا جاتا ہے کہ ہمارے گلے میں آواز کی نلی نہیں ہے۔ ہم بہت کم بولتے ہیں۔"

"اچھّا زراف چچا، آپ کو تکلیف دی۔ اب میں چلتا ہوں۔ آداب!"

ہاتھی ہے پر سُونڈ نہیں

سمندری ہاتھی

"ہاتھی دادا آداب!"

"آؤ، خرگوش بیٹا، کیا حال ہے؟"

"ٹھیک ہے دادا! آپ سنائیے۔"

"میں دُھوپ کھا رہا ہوں۔"

"کیا اِس طرح سمندر کے کنارے ریت میں دھوپ کھانا آپ کو اچّھا لگتا ہے، دادا؟"

"ہاں، یوں سمجھو کہ بس یہی ہمارا کھیل۔ آرام اور شوق ہے۔"

"اچھا ہاتھی دادا، یہ بتائیے کہ لوگ آپ کو سمندری ہاتھی کیوں کہتے ہیں؟ جبکہ ہاتھی کی طرح آپ کی لمبی سُونڈ نہیں ہے۔"

"خرگوش بیٹے، لوگ مجھے سمندری ہاتھی کیوں کہتے ہیں، یہ تو میں نہیں جانتا۔ ہاں ہو سکتا ہے میرے اِس بھاری ڈیل ڈول کی وجہ سے کہتے ہوں۔ رہی سُونڈ کی بات تو اُس کی جگہ یہ لمبے نتھنے ہیں۔"

"تو ہاتھی دادا، پھر آپ کا تعلّق جانوروں کی کِس نسل سے ہے؟"

"ہمارا تعلّق ایک خاص قِسم کی سیل سے ہے۔"



"دادا، آپ کی اوسطاً لمبائی کِتنی ہوتی ہے؟"

"آٹھ، نَو فٹ۔"

"اور وزن...؟"

"آٹھ سَو سے نَو سَو پونڈ تک۔"

"اچّھا دادا، آپ کی غذا کیا ہے؟"

"یہی چھوٹی مچھلیاں، شارک مچھلیاں اور سکویڈ جیسے چھوٹے آبی جانور...؟"

"تو اِس کا مطلب یہ ہوا کہ آپ گوشت خور ہیں۔"

"ہاں خرگوش بیٹے، اِسی لیے تمھاری کچھ خاطر نہیں کر سکتا۔"

"دادا، سُنا ہے کہ آپ الگ الگ ٹولیوں میں سمندر کی شور مچاتی ہوئی لہروں پر خوب کھیلتے ہیں۔"

"ہاں، ہماری ایک ایک ٹولی میں ڈیڑھ ڈیڑھ ہزار سمندری ہاتھی ہوتے ہیں۔"

"تب تو دادا، سمندر کے کسی بھی جانور کی آپ کو چھیڑنے کی ہمّت نہیں ہوتی ہوگی۔"

"نہیں، خرگوش بیٹے، ایسی بات نہیں۔ پانی میں ہمیں وھیل اور شارک مچھلی سے ڈر لگتا ہے۔ اِن دونوں کے علاوہ سمندر میں کسی میں جُراَت نہیں جو ہمیں چھیڑے یا اپنی جگہ سے ہلا پائے۔ ہاں، وھیل مچھلی ہماری سب سے بڑی دُشمن ہے۔"

"دادا، ایسا کہا جاتا ہے کہ سمندری ہاتھی عادت کے سیدھے اور ڈرپوک ہوتے ہیں۔"

"یہ سچ ہے، خرگوش بیٹے کہ ہم سمندری ہاتھی ڈرپوک ہوتے ہیں۔ پانی میں جب کبھی ہم غوطہ لگا کر نیچے سطح پر بیٹھتے ہیں، ایسے میں اگر پانی میں کوئی بھی چلتی پھرتی اجنبی چیز دکھائی دے جائے تو ہم خوفزدہ ہو جاتے ہیں۔"

"اگر پانی کے اوپر آپ کو کوئی ایسی چیز دکھائی دے تو....؟"

"تو ہم فوراً پانی میں ڈُبکی لگا لیتے ہیں۔"

"سمندر کے کنارے ریت پر تو آپ بغیر کسی ڈر کے گھومتے

پھرتے ہوں گے؟"

"نہیں، خرگوش بیٹے، کنارے پر ہمیں آدمی سے ڈر لگتا ہے۔"

"کیوں دادا؟"

"آدمی ہماری نرم، روئیں دار کھال کے لیے اور ہمارے جسم سے نکلنے والے ایک خاص قسم کے تیل کے لیے ہمیں مار ڈالتا ہے۔"

"ہاتھی دادا، کیا یہ صحیح ہے کہ جب آپ سمندر کے کنارے ہوتے ہیں تو آپ کو جگانے کے لیے کوئی تیز چیز چبھونی پڑتی ہے؟"

"ہاں خرگوش بیٹے، گہری نیند سونے کی عادت ہے..."

"کیا یہ بھی سچ ہے کہ جب آپ کو تیز چیز چبھوئی جاتی ہے تو آپ آنکھ کھولنے کے بجائے مُنہ سے گھرر، گھرر کی آواز نکالتے ہوئے اپنی جگہ سے آگے پیچھے کھسک جاتے ہیں؟"

"یہ صحیح ہے خرگوش بیٹے، دُھوپ کی گرمی، نرم ریت اور پھر گہری نیند.... ایسا آرام چھوڑ کر کیسے اُٹھیں۔"

"اچھا، ہاتھی دادا، ایک بات اور بتائیے کہ آخر خُدا نے آپ کے اِتنے بڑے بڑے نتھنے بنائے ہیں۔ آپ اِن سے کیا کام لیتے ہیں؟"

"خرگوش بیٹے، ہاتھی تو اپنی سُونڈ سے بڑے بڑے کام کرتا ہے۔ ہماری سُونڈ نہ تو اتنی بڑی ہے اور نہ اتنی کارآمد۔"

"کہتے ہیں کہ جب آپ گرجتے ہیں تو آپ کے یہ لمبے نتھنے آپ کی آواز کو گُونج دار بنانے میں مدد دیتے ہیں؟"

"ہاں، ہماری آواز گُونجتی بہت ہے۔"

"کیا سمندری ہتھنی کے بھی نتھنے ہوتے ہیں، دادا؟"

"نہیں، صرف ہاتھی کے نتھنے ہوتے ہیں۔"

"آپ کی نسل دُنیا کے کس حصّے میں پائی جاتی ہے دادا؟"

"قطبِ شمالی کے ساحلی علاقوں میں، بحرِ ایٹلانٹک میں، گوا ڈیلوپ جزیرے میں، سین ڈیگو ساحل پر۔"

"اچھا دادا، اب چلتا ہوں۔ آپ کے آرام میں خلل ڈالا، اِس کے لیے معافی چاہتا ہوں۔"

"ارے ایسے کیسے چل دیے؟ یہ تو بتایا ہی نہیں کہ تم نے اِتنے سارے سوال مجھ سے کیوں پُوچھے؟"

"اِس لیے دادا کہ میں نے آپ کا اِنٹرویو لیا ہے۔"

"کیوں بھلا؟ اِس کی کیا ضرورت تھی؟"

"اِس لیے کہ کبھی آپ کی نسل کے جانور ہزاروں لاکھوں کی تعداد میں پائے جاتے تھے۔ 1800 - 1900 کے درمیان آدمی نے آپ کا اِتنا زیادہ شِکار کھیلا کہ 70- 80 سال پہلے یہ کہا جانے لگا تھا

کہ سمندری ہاتھی ختم ہو گئے ہیں، لیکن ایسا نہیں ہوا اور اب بھی آپ کی نسل پائی جاتی ہے اِس لیے میں نے سوچا کہ آپ کے بارے میں کچھ معلومات کر لوں۔ آداب دادا... اب چلتا ہوں۔ اچھا.... پھر مِلیں گے۔"

کھانے میں جو ہوتا پیٹو

پلے ٹی پس

مچلو خرگوش کنگارو سے اِنٹرویو لینے جا رہا تھا کہ راستے میں اُسے ایک عجیب سا جانور دکھائی دیا۔ خرگوش رُک کر اُسے دیکھنے لگا۔ نیولے جتنا بڑا جانور تھا۔ لیکن وہ نیولے سے موٹا تھا۔ اُس کی کھال بھی مخمل جیسی نرم اور روئیں دار تھی۔ خرگوش کو بڑی حیرت ہوئی۔ اِس عجیب جانور کو دیکھ کر وہ سوچ رہا تھا کہ خُدا نے بھی کیسے کیسے عجیب اور انوکھے نمونے بنائے ہیں۔ نیولے جیسا جسم ہے اور بطخ جیسی چونچ۔ چوڑی اور چپٹی۔ چونچ کے اوپری حصّے پر ذرا اُوپر دو آنکھیں۔ گردن تو جیسے خُدا بنانا ہی بھول گیا۔ مچلو حیران سا یہ سب دیکھ کر سوچ رہا تھا کہ اُسے ایک آواز سُنائی دی "کیا دیکھ رہے ہو، خرگوش بھائی؟"

خرگوش چونک اُٹھا۔

"ہیں! کچھ نہیں، میں تو تمھیں.... تمھیں ہی دیکھ رہا تھا" خرگوش

ہچکچایا۔

"مجھے ؟ ہاں، بھائی، میں سچ مچ دیکھنے لائق جانور ہوں۔ آؤ بیٹھو۔"

خرگوش پاس بیٹھتے ہوئے بولا "بھائی آپ کو آج پہلی بار دیکھا ہے۔ آپ کا نام؟"

"مجھے پلے ٹی پس کہتے ہیں، خرگوش جی! اور میں آسٹریلیا کا رہنے والا ہوں۔ ہماری قوم کے لوگ آپ کو صرف آسٹریلیا ہی میں ملیں گے۔"

"بھائی، آپ مجھے اپنے جسم کی بناوٹ کے بارے میں کچھ بتائیں گے کیا؟ میں دیکھ رہا ہوں کہ آپ کے گردن تو ہے ہی نہیں۔ پر مجھے کہیں ناک بھی نہیں دکھائی دے رہی۔"

پلے ٹی پس ہنستے ہوئے بولا "خرگوش بھائی، یہ جو میری بطخ جیسی چپٹی اور چوڑی چونچ دیکھ رہے ہو نا، اسی میں بنے یہ دو سوراخ ناک کا کام دیتے ہیں اور چونچ کے اوپری حصّے پر آنکھیں ہیں۔"

"آنکھیں بھی کافی چھوٹی چھوٹی ہیں۔"

"ہاں۔"

"مگر آپ کے پنجوں کے ناخن تو کافی لمبے لمبے ہیں۔"

"دیکھو اِن پنجوں کی بناوٹ تمھیں کیسی لگتی ہے۔" پلے ٹی پس

نے اپنا پنجہ دکھاتے ہوئے پُوچھا۔

"بالکل بطخ کے پنجوں جیسی ہے۔ بالکل ویسے ہی اُنگلیوں کو ایک دوسرے سے جوڑے ہوئے گوشت کی جِھلّی ہے۔"

"جھلّی بھی تہہ دار ہے مچلو بھائی۔ ہاتھ لگا کر دیکھو۔"

"تو کیا بطخ کی طرح آپ پنجوں کے سہارے پانی میں تیر سکتے ہیں؟"

"آرام سے۔"

"پلے ٹی پس بھائی، آپ کھاتے کیا ہیں؟ میرا مطلب ہے آپ کی خوراک کیا ہے؟"

"کینچوا۔"

"کینچوا؟" مچلو نے حیرت سے دُہرایا۔

"ہاں، مینڈک اور انڈے۔"

"اِس کا مطلب یہ ہوا کہ آپ گوشت خور جانور ہیں؟"

"ہاں، لیکن بغیر دانت کا۔" پلے ٹی پس نے ایک اور راز کی بات بتاتے ہوئے کہا۔

"تو کیا سچ مچ آپ کے دانت نہیں ہیں؟ پھر... آپ اپنے دُشمنوں سے لڑنے کے لیے...."

"ہمیں خُدا نے بڑا انوکھا ہتھیار دیا ہے، مچلو بھائی! ہم اپنے کِسی بھی دُشمن کو مشکل میں ڈال سکتے ہیں۔"

"مجھے اِس ہتھیار کے بارے میں بھی کچھ بتائیں۔"

"یہ دیکھو! میرے پچھلے پنجے کے نچلے حصّے میں یہ دو کانٹے دیکھ رہے ہو؟"

"ہاں، یہ تو بالکل سانپ کے مُڑے ہوئے دانتوں جیسے ہیں"۔ خرگوش نے کہا۔

"تم نے ٹھیک سمجھا، مچلو بھائی، یہ اسی طرح کھوکھلے بھی ہیں اور اِن کے سِروں پر بھی ایک ایک سُوراخ ہے"۔

"اِن کا کیا استعمال ہے، پلے ٹی پس بھائی؟"

"جس طرح سانپ کے دانتوں کا تعلّق اُس کی زہر کی تھیلی سے ہوتا ہے، اِسی طرح میرے اِن کانٹوں کا تعلّق بھی پنجے میں بنی زہر کی تھیلی سے ہے"۔

"تو اِس کا اثر کیا ہوتا ہے؟ جس جانور کو آپ کانٹا چُبھوتے ہیں، کیا وہ مر جاتا ہے؟"

"کانٹا چُبھتے ہی ایک تیز درد ہوتا ہے اور وہ جگہ سُوجنے لگتی ہے۔ سُوجن کے ساتھ ساتھ درد بھی بڑھنے لگتا ہے"۔

"تو اِس کا مطلب یہ ہوا کہ آپ کے مُنہ سے نہیں، پچھلے پنجے سے بچنا چاہیے"۔

"ہاں مجھے پکڑتے وقت آدمی اِس بات کا پُورا پُورا خیال رکھتا ہے"۔

"اچھا پلے ٹی پس بھائی، یہ تو ہوئی آپ کے جسم کی بناوٹ کی

بات۔ اب ذرا مجھے یہ بتائیے کہ آپ رہتے کہاں ہیں؟"

"زمین کے اندر پندرہ بیس فٹ گہری سُرنگ بنا کر۔"

"آپ سُرنگ کس جگہ بناتے ہیں؟"

"اکثر ندی کے کنارے۔"

"سُرنگ میں اپنے رہنے کے لیے کیا انتظام کرتے ہیں؟"

"دیواروں اور زمین پر ہری نرم گھاس لگا لیتے ہیں۔ زمین پر گھاس کا کافی موٹا گدّا سا بنا لیتے ہیں۔ اِسی گدّے پر مادہ پلے ٹی پس انڈے دیتی ہے۔"

"انڈے؟"

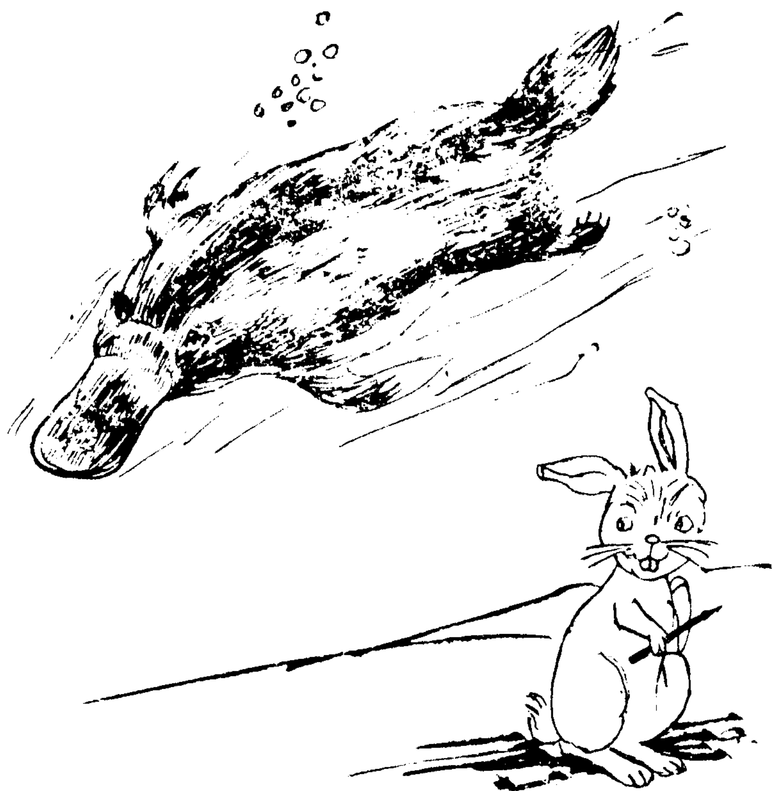
"ہاں مچھلو بھائی! ہم دودھ پلانے والے جانور ہیں۔ مادہ پلے ٹی پس ایک بار میں دو یا تین انڈے دیتی ہے۔"

"بڑی حیرانی میں ڈالنے والی بات ہے، پلے ٹی پس بھائی" خرگوش نے کہا۔ "سچ مچ آپ تو بڑے عجیب جانور ہیں ــــ اور بچّے نکلنے پر؟"

"مادہ پلے ٹی پس اپنے بچّوں کو دودھ پلا کر پالتی ہے۔"

"اچھّا پلے ٹی پس بھائی، یہ تو آپ نے بتا دیا کہ کینچوا آپ کی خاص غذا ہے۔ آپ مینڈک اور انڈے کھاتے ہیں! مگر کتنے؟" خرگوش نے پُوچھا۔

"ایک مثال دوں، خرگوش بھائی، میرے ایک بھائی نے چار سال میں اکّیس من کینچوے اور تقریباً ڈھائی ہزار مُرغی کے انڈے کھائے تھے۔ اِن کے ساتھ ساتھ کئی ہزار مینڈک اور چھوٹے بڑے کیڑوں کو اپنی خوراک بنایا تھا۔"



"باپ رے! اچھّے خاصے پیٹو رام ہیں آپ! اِتنا چھوٹا جسم اور اِتنی خوراک!"

"ہاں، نِیلو بھائی، ہم اپنے جسم کے وزن کے تقریباً ایک چوتھائی کے برابر روزانہ کھاتے ہیں۔"

"مجھے اپنے بارے میں کچھ اور مزے دار باتیں بتائیے!" خرگوش نے کہا۔

"مزے دار بات تو کیا بتاؤں۔ ہاں ہم ذرا آرام پسند جانور ہیں۔ سونا اور پانی میں کھیلنا ہمیں اچھا لگتا ہے۔"

"پلے ٹی پس بھائی، آپ کی عمر تقریباً کتنے سال ہوتی ہے؟"

"یہی کوئی پندرہ بیس سال۔ مگر ہم لوگ اِتنے عرصے تک زندہ نہیں رہتے، کیونکہ آدمی ہماری مخملی، روئیں دار کھال حاصل کرنے کے لیے اکثر ہمیں مار ڈالتا ہے۔"

"آپ اپنے بزرگوں کے بارے میں کچھ بتائیں گے کیا؟"

"نہیں بزرگوں کے بارے میں تو پتہ نہیں۔ ہاں، اِتنا بتا سکتا ہوں کہ ہماری نسل بھی دوسرے دودھ پلانے والے جانوروں جتنی پُرانی ہے اور ہم رینگنے والے جانوروں کی نسل سے ہیں۔"

"اچھّا پلے ٹی پس بھائی، معاف کرنا آپ کا بہت وقت لیا۔" یہ کہتے ہوئے خرگوش گھر کی طرف چل پڑا۔

ٹنکی جیسا پیٹ ہے جس کا

ہپّو

"ہپّو دادا، آداب"

"آداب، مچلو بیٹے۔ آج اِدھر کیسے آ نکلے؟"

"آپ سے ملنے چلا آیا، دادا" مچلو نے بیٹھتے ہوئے کہا۔

"مجھ جیسے بدصورت جانور سے ملنے کون آتا ہے بیٹے۔ تم بھی تو کسی کام ہی سے آئے ہوگے؟"

"ہاں، دادا میں آپ کا انٹرویو لینے آیا ہوں"

"کیوں بھائی، میں کوئی جنگل کا راجہ ہوں یا سمندر کا سب سے بڑا جانور؟" یہ کہتے ہوئے ہپّو دادا منہ پھاڑ کر ہنس دیے۔ اُس کے گلابی رنگ والے مُنہ میں سفید دانت چمک اُٹھے۔

"ہپّو دادا، بات یہ ہے کہ جب سے چڑیا گھر اور سرکس میں بچّوں نے آپ کو دیکھا ہے، تب سے وہ آپ کے بارے میں جاننے کے لیے بے چین ہیں"

"اچھا اچھا، سمجھا۔"

"اب بتائیے دادا، بچے اس بات پر بھی یقین نہیں کرتے کہ آپ کا وزن پانچ سے آٹھ ہزار پونڈ تک ہو سکتا ہے!"

"مچلو بیٹا، میرے ایک بزرگ کا وزن تو نَو ہزار پونڈ کے قریب تھا۔ یہ بات بچوں کو ضرور بتا دینا۔ میری لمبائی تم دیکھ ہی رہے ہو۔ دس سے چودہ فٹ تک ہوتی ہے۔"

"آپ زمین پر رہنا پسند کرتے ہیں یا پانی میں؟"

"ہمیں دونوں جگہ پسند ہیں۔"

"آپ پانی میں کتنی دیر تک رہ سکتے ہیں؟"

"گھنٹوں رہ سکتا ہوں —— ہماری کھال سے ایک چپچپا مادّہ نکلتا ہے۔ مچلو بیٹے، اِس کی وجہ سے ہم بڑی آسانی سے زیادہ دیر تک پانی میں رہ سکتے ہیں۔"

"آپ کا منہ اِتنا بڑا اور اِس پر دو چھوٹی چھوٹی آنکھیں —— بڑا عجیب لگتا ہے۔"

"بھلے ہی لگے، مچلو۔ اِس مُنہ سے میں مگرمچھ کی کھال بھی گنّے کے چھلکے کی طرح چھیل لیتا ہوں۔"

"اور دادا، آپ کے مُنہ کے لیے کہی گئی یہ بات بھی صحیح معلوم ہوتی ہے کہ آدمی کے مُنہ میں بیر اور..."

"میرے مُنہ میں تربوز برابر ہے۔" یہ کہتے ہوئے ہپّو دادا ہنس



پڑے۔

"دادا، اپنی خوراک کے بارے میں کچھ بتائیے۔"

"میری خوراک! گھاس پات اور سرکنڈے ہیں اور بس۔"

"ایک وقت میں آپ کتنی خوراک کھاتے ہیں؟"

"تقریباً چار سَو پونڈ...."

"باپ رے! اِتنا کھانا آپ کے پیٹ میں سما جاتا ہے؟"

"کیوں نہیں! میرا پیٹ دیکھو، پچاس گیلن پانی سما جاتا ہے اِس میں۔ یہ بڑی ٹنکی جیسا معلوم ہوتا ہے۔"

"پھر اِتنی بڑی ٹنکی کا وزن سنبھالنے کے لیے...."

"خُدا نے مجھے دو انچ موٹی، دو سَو پونڈ چربی والی بغیر بال کی

کھال دی ہے۔"

"آپ کے ہونٹوں، پُونچھ اور کانوں پر تو بال ہوتے ہیں؟"

"ہاں ہیں، لیکن بہت ہلکے۔"

"دادا، میں نے کئی موٹے، بھاری توند اور جسم والے آدمی دیکھے ہیں۔ وہ تو ٹھیک سے چل بھی نہیں پاتے۔ آپ اِتنا بھاری بھرکم جسم لے کر ..."

"ارے، میں آدمی سے تیز بھاگ سکتا ہوں۔ ہاں، لیکن اگر آدمی یا اُس کے بچّے مجھے دوڑتے ہوئے دیکھ لیں تو ہنستے ہنستے لوٹ پوٹ ہو جائیں۔"

"آپ کے اِس بھاری بھرکم جسم کو آرام کہاں ملتا ہے، دادا؟"

"ہلکے بہاؤ والی ندی میں پڑے رہنے میں بڑا مزہ آتا ہے۔"

"کیا یہ سچ ہے، ہپّو دادا، کہ آپ کو کیچڑ میں پڑے رہنا اچھا لگتا ہے؟"

"ہاں، جب سُورج خوب چمکتا ہے، تب کیچڑ میں پڑے رہنا اچّھا لگتا ہے۔ ایسے میں اگر چھوٹے موٹے پرندے بھی ہماری پیٹھ پر آ بیٹھیں تو ہم اُن کی پروا نہیں کرتے۔"

"دادا، کیا آپ اپنے بچّوں کے بارے میں کچھ بتائیں گے؟"

"وہ بھی میرے جیسے ہی بدصُورت ہوتے ہیں۔ پیدا ہوتے وقت اُن کا وزن ساٹھ ستّر پونڈ کے قریب ہوتا ہے۔"

"رہپّو دادا، کیا یہ صحیح ہے کہ آپ کے بچّوں کو رہپّو دادی ہی پالتی ہیں؟"

"ہاں مچلو بیٹے۔"

"اور کیا یہ بھی صحیح ہے کہ آپ کے غصّے اور طیش سے اُن کی حفاظت رہپّو دادی ہی کرتی ہیں؟"

"ہاں یہ صحیح ہے۔ یہی نہیں بلکہ مگرمچھ اور پانی کے دوسرے جانوروں سے بھی وہی اُن کی حفاظت کرتی اور بچّوں کو اپنی پیٹھ پر بٹھائے تیرتی رہتی ہے۔"

"تب تو رہپو بچّے شروع ہی سے تیرنا سیکھ جاتے ہوں گے؟"

"ہاں مچلو بیٹے، بچّے ماں کا دُودھ بھی پانی میں رہ کر ہی پیتے ہیں۔ تھوڑی تھوڑی دیر میں سانس لینے کے لیے پانی سے مُنہ ضرور باہر نکالتے ہیں۔"

"مطلب یہ کہ بچّے زمین پر چلنے سے پہلے ہی پانی میں تیرنا سیکھ جاتے ہیں۔"

"ہاں انھیں پیدائش ہی سے پانی میں تیرنے کی مشق ہو جاتی ہے۔ اِسی لیے تو ہم اِتنا بھاری جسم ہوتے ہوئے بھی آٹھ میل فی گھنٹہ کی رفتار سے پانی میں تیر لیتے ہیں۔ کبھی ہمیں تیرتے ہوئے دیکھو تو تمھیں لگے گا کہ ہم لکڑی کے شہتیروں کی طرح بہے چلے جا رہے ہیں۔"

"اِس بات میں کہاں تک سچائی ہے دادا کہ آپ بھی وھیل مچھلی کی

طرح پانی کا فوّارہ چھوڑتے ہیں؟"

"جب کبھی تیرتے ہوئے ذرا سی آہٹ ہوتی ہے تب ہم پانی میں ڈُبکی لگا جاتے ہیں۔ جب ڈُبکی لگاتے ہیں تب ہمارے نتھنے خود ہی بند ہو جاتے ہیں اور جب پانی سے اُوپر آتے ہیں تب یہ کُھل جاتے ہیں۔ تبھی اِن میں سے پانی کی دھار پھُوٹتی ہے۔"

"مگرمچھ سے آپ کا بیر کیوں ہے، دادا؟"

"اِس لیے کہ مگرمچھ ہمارے بچّوں کا دُشمن ہے۔ کئی بار ہم پانی میں تیرتی ہوئی کشتیوں وغیرہ کو مگرمچھ سمجھ کر اُلٹ دیتے ہیں اور اُنھیں چبا تک جاتے ہیں۔"

"ایسا جب ہوتا ہوگا جب آپ کے بچّے چھوٹے ہوتے ہوں گے؟"

"ہاں، ہمیں اپنے بچّوں کی پرورش کے وقت بڑی احتیاط برتنی پڑتی ہے۔"

"تو اِس کا مطلب یہ ہوا کہ آپ کا غصّہ بڑا تیز ہے۔ اور جب آپ غصّہ میں ہوتے ہیں تو خوب لڑتے ہیں!"

"نہیں مجلو، خُدا نے جتنا بھاری بھرکم اور بڑا جسم ہمیں دیا ہے، مِزاج اُتنا ہی نرم رکھا ہے۔ ہم کوئی لڑاکو جانور نہیں۔ سچ تو یہ ہے کہ ہم ہمیشہ لڑائی سے بچنے کی کوشش کرتے ہیں۔"

"تو اِس کا مطلب یہ ہوا دادا کہ آپ امن پسند ہیں اور صرف اپنی اور بچّوں کی حفاظت کے لیے لڑتے ہیں۔"

"یہ صحیح ہے۔ مگر ساتھ ہی تمھیں یہ جان کر حیرت ہوگی کہ جب کبھی ہم آپس میں لڑ پڑتے ہیں، تو آٹھ آٹھ گھنٹے تک لڑائی چلتی رہتی ہے۔ ایسے میں ہم بیچ بیچ میں آرام بھی کرتے رہتے ہیں۔"

"تب تو یہ لڑائی دیکھنے کے قابل ہوتی ہوگی، ہپّو دادا؟"

"بہت دلچسپ۔ یوں سمجھو کہ رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ پچھلے دونوں پیروں پر کھڑے ہو کر جب ہم ایک دوسرے کے کندھوں اور پیروں پر دانت گاڑتے ہیں، تب اِتنی موٹی کھال پر بھی زخم ہو جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ دانت بھی ٹوٹ جاتے ہیں۔"

"خُدا نے آپ کو ہاتھی کی طرح چنگھاڑنے یا شیر کی طرح دہاڑنے کا فن نہیں سِکھایا؟"

"کیسے نہیں سِکھایا؟" اور ہپّو دادا نے چنگھاڑ کر بتایا۔ پھر بولے۔ "رات کے وقت یہ آواز دو میل دُور تک سُنی جا سکتی ہے۔ ایک بات اور بھی ہے۔ ہماری آواز کو لوگ شیر یا جنگلی بھینسے کی آواز سمجھ لیتے ہیں۔"

"اور کوئی خاص بات، دادا؟"

"ایک بات تمھیں اور بتاؤں، وہ یہ کہ ہم جِتنی آسانی سے ڈھلان پر اُتر سکتے ہیں اُتنی ہی آسانی سے چڑھائی بھی چڑھ سکتے ہیں۔"

"اچھّا دادا، اب چلوں، کافی وقت لے لیا آپ کا۔" مچلو خرگوش نے اُٹھتے ہوئے کہا۔

" ایک بات اور مچلو بیٹے، جب یہ اِنٹرویو کہیں چھپ جائے تو مجھے ضرور بتانا۔ میں اپنے بارے میں پڑھنے کے لیے بہت بے چین رہوں گا۔ تمھیں معلوم ہے کہ بے چینی بھی ہماری ایک عادت جیسی ہے۔"

ہپتو دادا کہیں مارے خوشی کے اُس کی پیٹھ پر ہاتھ نہ مار بیٹھیں، اِس لیے مچلو خرگوش اُچھل کر دُور جا کھڑا ہوا اور آداب کہتے ہوئے رُخصت ہو گیا۔

تیس کلو سینگوں کا تاج

امریکی بارہ سنگھا

جنگل میں پہاڑوں کے درمیان بنی ایک جھیل کے کنارے چلتے ہوئے مچلو خرگوش اچانک رُک گیا۔ پانی میں کوئی دیو کی شکل کا جانور تیر رہا تھا ــــــ گھوڑے سے بھی بڑا۔ قریب آنے پر مچلو نے پہچان لیا کہ بارہ سنگھا ہے۔ مگر وہ سوچ میں پڑ گیا ــــــ اتنا بڑا؟ اُس کے سر پر اُلجھے اُلجھے سینگ تھے۔ جیسے ہی بارہ سنگھا پانی سے باہر آیا، مچلو قریب پہنچ گیا۔

"آپ بارہ سنگھا ہی ہیں نا؟"

"ہاں بھائی۔"

"آپ رہنے والے کہاں کے ہیں؟"

"میں امریکہ کے جنگلوں کا رہنے والا ہوں، خرگوش بھائی۔"

"مجھے مچلو خرگوش کہتے ہیں۔ میں آپ کے بارے میں کچھ معلومات حاصل کرنا چاہتا ہوں۔ اگر آپ کے پاس وقت ہو تو . . ."

"ہاں، ہاں، کیوں نہیں! دونوں ہری ہری گھاس بھی چرتے جائیں گے اور باتیں بھی کرتے جائیں گے۔"

"بارہ سنگھا جی، آپ پانی میں .... !"

"تیرنے میں خوب مزہ آتا ہے۔ گرمیاں تو ہم پانی ہی میں گزارتے ہیں۔"

"آپ رہتے کہاں ہیں؟"

"ہمیں بڑی بڑی جھاڑیوں یا پہاڑوں کے درمیان رہنا بڑا اچّھا معلوم ہوتا ہے۔ ساتھ ہی ہمیں گھومنے کو ہرے ہرے میدان بھی چاہئیں۔"

"آپ کے یہ سینگ کتنے لمبے ہوں گے؟"

"چار پانچ فٹ تو ضرور ہوں گے۔"

اپنی سخت کالی اور موٹی کھال کے باوجود بارہ سنگھا مچلو کو بہت خوبصورت لگ رہا تھا۔

"آپ کے باپ دادا کہاں کے رہنے والے تھے؟" مچلو نے اگلا سوال کیا۔

"ایشیا کے۔ کہتے ہیں وہاں سے یورپ ہوتے ہوئے ہماری قوم امریکہ پہنچی۔ ویسے ایک طرح سے ہمارا خاص گھر الاسکا ہے۔"

"بارہ سنگھا جی، آپ یوں تو کسی گھوڑے یا بیل سے چھوٹے یا کم طاقتور نہیں معلوم ہوتے، مگر آپ کی دُم .... ؟"



"ہاں! جسم کو دیکھتے ہوئے بہت چھوٹی ہے۔ یہی کوئی تین چار
پانچ ہوگی۔"
"آپ کا قد اندازاً کتنا ہوگا؟"
"تقریباً سات، آٹھ فٹ۔"
"آپ کے سینگ تو بڑے وزنی ہوں گے؟"
"ہاں کبھی تو یہ تیس کلو تک وزنی ہوتے ہیں۔ اس صورت میں
ان کا پھیلاؤ بھی پانچ چھ فٹ سے کم نہیں رہتا۔"
"آپ کے سینگ آپ کے کس کام آتے ہیں؟"

"یہ سینگ ہمارے ہتھیار ہیں، مچلو بھائی۔ ہمارے سینگ چھ سال کی عُمر تک برابر بڑھتے رہتے ہیں۔"

"آپ کے سینگ کافی چکنے ہیں۔ کیا یہ سخت ہوتے ہیں؟"

"سخت اور تیز بھی۔ یہ سینگ دسمبر کے مہینے میں خود بخود جھڑ جاتے ہیں۔"

"پھر واپس کب آتے ہیں؟" مچلو نے حیرت سے پُوچھا۔

"بہار کے موسم میں۔"

"مادہ کتنے بچّے دیتی ہے؟" مچلو ایک کے بعد ایک سوال پُوچھے جا رہا تھا۔

"مادہ تقریباً جون کے مہینے میں بچّے دیتی ہے اور بچّے دو یا تین ہوتے ہیں۔"

"پھر؟"

"مادہ ہی اُن کی حفاظت کرتی ہے۔ وہی اُنھیں دوڑنا اور دُشمن سے لڑنا، تیرنا وغیرہ سکھاتی ہے۔ پت جھڑ آتے آتے ہم اپنے بچّوں کو خود سے الگ کر دیتے ہیں۔"

"آپ کا سب سے بڑا دُشمن کون ہے؟"

"آدمی۔ آدمی کی بُو ہمیں دُور سے آ جاتی ہے، مچلو۔ لیکن خُدا نے ہمیں ایسا کالا بھُورا رنگ دیا ہے کہ ہم بڑی گھنی جھاڑیوں کی اوٹ میں چھُپ جانے پر پہچانے نہیں جا سکتے۔"

"جانوروں میں آپ کے دُشمن ؟"

"بھیڑیا اور ریچھ ہیں۔"

"آپ کی نسل کے دوسرے ہرن کافی تیز بھاگ لیتے ہیں۔ چوپایوں میں سب سے تیز بھاگتے ہیں۔ لیکن کیا آپ بھی اِن بھاری بھرکم سینگوں کے ساتھ اُتنی ہی تیزی سے بھاگ سکتے ہیں ؟"

"ہاں، ہاں، کیوں نہیں! سَو میل تو بغیر تھکے بھاگ سکتے ہیں۔ دوڑ میں ہم گھوڑے کو پیچھے چھوڑ جاتے ہیں۔"

"کیوں بارہ سنگھا بھائی، آپ اِتنا تیز کیونکر دوڑ پاتے ہیں ؟"

"اپنے کُھروں کی وجہ سے۔ اِن کُھروں میں بہت طاقت ہے۔ یہ کُھر ہمارے ہتھیار بھی ہیں۔ ہم اِن کُھروں کی مار سے چھوٹے موٹے دُشمن کی ٹیں بُلا سکتے ہیں۔"

مچلو نے کُھروں کی طرف دیکھا اور حیرت سے بولا "کیا سچ مچ آپ کے کُھر ایسے ہیں۔ اِن کی لمبائی کتنی ہے بارہ سنگھا جی ؟"

"بس صرف سات اِنچ۔ اِن کُھروں کی بدولت ہم ایسے خطرناک پہاڑوں میں پہنچ جاتے ہیں کہ دُشمن کسی طرح بھی وہاں نہیں جا سکتا۔"

"کیا آپ کی خوراک گھاس ہے ؟" مچلو نے حیرت سے پُوچھا۔

"ہاں اور کیا ہوگی ؟ تمھاری طرح ہم سبزی خور جانور ہیں۔

گھاس ، پتّے ، پودے ، پھول ، پیڑ کی نرم چھال۔ بس ہماری خوراک ہے۔"

"دن بھر میں آپ کو کتنی خوراک درکار ہوتی ہے ؟"

"یہی تقریباً تیس پونڈ۔"

"آپ کی عُمر کتنی ہوتی ہے ؟"

"تقریباً دس ، بارہ سال۔"

"اپنی اِس زندگی میں آپ خوب دُور دُور کے جنگلوں کی سیر کر لیتے ہوں گے ؟"

"نہیں۔ ہم اپنے رہنے کی جگہ سے دس میل سے زیادہ دُور نہیں جا پاتے۔"

"کیا یہ صحیح ہے کہ آپ کو امریکی جنگلوں کا راجہ کہا جاتا ہے ؟"

"ہاں ، اِس بڑے جسم اور رنگ رُوپ کو دیکھ کر ہمیں ایسا کہا جاتا ہے۔" بارہ سِنگھا نے ہنستے ہوئے کہا۔

"نہیں بارہ سِنگھا جی ، آپ ہوشیار بھی ہیں اور طاقتور بھی۔ گھوڑے جیسا اُونچا جسم ، ویسے ہی نتھنے ، اُونچے مضبوط کندھے۔ آپ پانی میں بھی رہ لیتے ہیں اور زمین پر بھی۔ سُنا ہے آپ تو آدمی سے بھی نہیں ڈرتے ! ایسا بھی سُنا ہے کہ آپ امریکہ میں چلتی ریل سے جا بھِڑے ہیں۔ کھڑے ہوائی جہاز تک سے جا ٹکرائے ہیں۔"

"مجلو بھائی، جب خُدا نے طاقت دی ہے تو ڈریں کیوں؟"

"صحیح بات ہے بارہ سنگھا جی۔ اب میں چلوں"۔

"اچھا پھر ملیے گا"۔

"ہاں، ہاں ضرور!"

ہاتھی سے بھی ہے طاقتور
گینڈا

مجلو خرگوش ایک بہت ہی بھونڈے جانور کے سامنے کھڑا تھا۔ وہ جانور اپنے نتھنوں پر لگے ایک سینگ سے گھاس پتّیوں کو جڑ سے کھودنے میں مگن تھا۔

مجلو نے بہت آہستہ سے کہا "گینڈا دادا، آداب۔"

"کون؟ ذرا قریب آؤ . . . "

"میں مجلو خرگوش ہوں، دادا۔"

گینڈے نے سر اُٹھا کر چھوٹی چھوٹی آنکھوں سے دیکھا۔ نزدیک آنے پر مجلو کو پہچانتے ہوئے بولا "آؤ، آؤ مجلو خرگوش۔ آؤ، تازہ گھاس کُریدی ہے۔ تم بھی کھانے میں شریک ہو جاؤ۔"

"بس دادا، میں کھانا کھا کر ہی چلا تھا — دادا، آپ کو یہ گھاس کھاتا دیکھ کر مجھے حیرت ہو رہی ہے۔ کیا آج کوئی شکار نہیں ملا، دادا؟"

غرّاتے اور ہنستے ہوئے گینڈے دادا نے پُوچھا "کس نے کہہ دیا بیٹا کہ میں شکار کرتا ہوں؟ کیا تم مجھے گوشت خور سمجھتے ہو؟"

"ہاں، دادا! اتنا لمبا چوڑا، بھاری بھرکم طاقتور جسم بھلا گھاس پھُوس کھانے سے بنتا ہے کیا؟"

"دیکھ تو رہے ہو کہ سبزی خور ہوں، پھر کیا بات ہے!"

"اچھا دادا، آپ کا وزن کتنا ہوگا؟"

"تقریباً تین ہزار پونڈ"

"اُونچائی؟"

"بس کوئی ساڑھے پانچ فٹ اور لمبائی تقریباً نو فٹ"

"دادا، آپ کی یہ کھال....؟"

"دیکھ لو کتنی موٹی ہے اور ساتھ ہی کتنی لٹکی ہوئی ہے۔ جیسے تھیلیاں لٹک رہی ہوں"

"یہی میں بھی دیکھ رہا تھا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے خُدا نے کھال آپ کے ناپ سے کافی بڑی بنا دی ہے۔ اچھا دادا، ایک بات پُوچھنے سے پہلے معافی مانگے لیتا ہوں، یہ کہ آپ جیسی بھدّی شکل وصُورت کے تھل تھل جسم والے جانور کا بھی انسان کیوں دُشمن ہے؟"

"اِس سینگ کی وجہ سے۔ جو میری تھوتھنی کے اُوپر ہے۔ آدمی اِس کو بیچتا ہے۔ تمھیں اِس سینگ کی بناوٹ کے بارے میں بتاؤں تو حیرت ہوگی مجلو، کہ یہ سینگ گائے، بھینس کے سینگ جیسا نہیں ہے۔



یہ تو ہماری ناک کے بڑے بڑے موٹے بالوں کے ساتھ ایک لیس دار مادّہ کے چپک جانے سے بن جاتا ہے۔"

"حیرت ہے دادا، اِس سے آپ زمین کھود لیتے ہیں اور شِکار بھی کر لیتے ہیں؟"

"بالکل۔"

"آپ کو پتہ ہے کہ اِسی سینگ کی وجہ سے آدمی آپ کو خونخوار جانور کہتا ہے۔"

"لیکن آدمی یہ بھی جانتا ہے مچلو، کہ ہماری قوم بھوندو اور ڈرپوک ہوتی ہے۔"

"گینڈا دادا، یہ بھی تو کہا جاتا ہے کہ آپ پچاس ساٹھ میل کی رفتار سے بھاگ سکتے ہیں؟"

"کیوں نہیں! ہمارے لیے یہ کوئی مشکل کام نہیں۔"

"لیکن پھر آدمی آپ کو کیسے مارتا ہے؟"

"اس کی وجہ ہماری کمزور آنکھیں ہیں۔ پندرہ فٹ سے آگے کی چیز ہمیں دھندلی دکھائی دیتی ہے۔ ہم آدمی پر حملہ پہلے جبھی کرتے ہیں جب ہمیں بھاگ نکلنے کا کوئی راستہ دکھائی نہیں دیتا۔"

"ایسے موقع پر آپ کو غصہ بھی خوب آتا ہوگا؟"

"غصہ ہی میں تو ہم بغیر آگے پیچھے دیکھے، جو بھی سامنے آیا، اُسے مارتے، کچلتے، بھاگتے چلے جاتے ہیں۔"

"آپ کی طاقت کے بارے میں سُنا ہے دادا، کہ آپ اپنی ایک ٹکر سے موٹر کار کو بھی اُلٹ دیتے ہیں۔"

"صحیح سُنا ہے تم نے، مچلو۔ شاید تمھیں معلوم نہیں کہ ہم میں ہاتھی سے زیادہ طاقت ہوتی ہے۔ ہم سے ہاتھی بھی خوف کھاتا ہے۔ ہمارا سب سے خطرناک اور واحد ہتھیار یہی سینگ ہے۔"

"پھر گینڈا دادا، میری سمجھ میں یہ نہیں آتا کہ گھوڑے پر بیٹھ کر آدمی آپ کا شکار کیسے کرلیتا ہے؟"

"اپنی عقل مندی اور پھرتی کی وجہ سے وہ ہمارے پیر کی رگیں کاٹ دیتا ہے۔ رگیں کٹ جانے کے بعد ہمارے لیے بھاگنا ناممکن ہو جاتا ہے۔ ویسے ہمیں آدمی کی بُو دُور سے آجاتی ہے اور ہم اپنی حفاظت کے لیے کوشش شروع کر دیتے ہیں۔"

"کیوں گینڈا دادا، آپ پانی میں بھی چلے جاتے ہیں؟" مچلو خرگوش نے پُوچھا۔

"ہاں .... ہاں .... کیوں نہیں! تمھیں ایک بات بتاؤں، مچلو کہ آدمی کے علاوہ ہمارے چھوٹے دُشمن کچھ کیڑے مکوڑے ہوتے ہیں۔"

"وہ کیسے؟"

"میری کھال میں یہ موٹی تہیں سی بنی دیکھ رہے ہو، مچلو؟" گینڈے نے پُوچھا۔

"ہاں، دادا۔"

"اِن میں سینکڑوں کی تعداد میں کیڑے گھُس جاتے ہیں اور کھال کو کاٹتے کاٹتے اندر گوشت تک پہنچ جاتے ہیں۔ ایسے میں بڑا درد ہوتا ہے۔ بس اُن سے پیچھا چُھڑانے کے لیے ہم پانی یا دلدل میں گھُس جاتے ہیں اور گھنٹوں وہیں پڑے رہتے ہیں۔ ہماری کھال کی اِن پرتوں میں مٹّی بھر جانے سے ہمیں آرام مِلتا ہے۔"

"گینڈا دادا، آپ اپنی قوم کے بارے میں اور بھی کچھ بتائیے۔"

"کِسی زمانے میں ہماری قوم صرف ایشیائی اور افریقی مُلکوں میں پائی جاتی تھی۔ اب دوسرے ٹھنڈے مُلکوں میں بھی ہماری برادری کے لوگ مِل جاتے ہیں۔"

"ایشیا میں آپ کہاں کہاں پائے جاتے ہیں دادا؟"

"شمالی بنگال، آسام اور نیپال کے ترائی والے حصّوں میں۔ سماٹرا

یں ہماری قوم کے ایسے لوگ بھی ہیں جن کے دو سینگ ہوتے ہیں۔"

"اچھا دادا ، اب چلوں ۔آپ کا کافی وقت لیا۔"

" ہاں ایک بات اور سُنتے جاؤ، افریقہ میں ہماری قوم کے سفید جانور بھی ہوتے ہیں۔وہ ساتھ ہی کافی بڑے اور لمبے چوڑے جسم والے ہوتے ہیں۔"

مجلو خرگوش اُٹھنے لگا تو جماہی لیتے ہوئے گینڈا دادا بولے "اور کچھ پُوچھنا ہے تو پُوچھ لو۔ہم بہت سُست جانور ہیں۔سُستی چڑھ گئی تو بس ...."

"نہیں ، نہیں ، دادا ، آپ نے بہت کچھ بتا دیا....اب چلوں.... خُدا حافظ۔"

قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان کی چند مطبوعات

بوڑھیا اور کوا

مصنف شنکر

صفحات 24

قیمت 9 50 روپے

بھیڑیا!

مصنف اے۔ کے۔ شری کمار

صفحات 104

قیمت -/28 روپے

بیگم کنگرو کی تھیلی کے لیے ایک تحفہ

مصنفہ سلتھنی گووندن

مترجم ریحانہ رضوی

صفحات 16

قیمت -/15 روپے

اونٹ راجا

مصنف پریمارا ما کرشنن

صفحات 24

قیمت -/50 4 روپے

جمبو کی تربیت

مصنف آر۔ کے۔ مورتھی

مترجم بلجیت سنگھ مطیر

صفحات 24

قیمت -/7 روپے

بچوں کے لیے کچھ اور مختصر کہانیاں

مترجم عائشہ خاتون

صفحات 124

قیمت -/25 روپے

Rs. 12/-

ISBN 978 81 7587 712 2





कौमी काउन्सिल बराए फरोग-ए-उर्दू जबान

قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان

National Council for Promotion of Urdu Language

Ministry of HRD, Department of Higher Education Government of India

FC-33/9, Institutional Area, Jasola, New Delhi-110 025